آئی او ایس

خبرنامہ

www.iosworld.org/khabarnama.php

جلد: ۱۶ شمارہ: ۴ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۷ء/محرم الحرام تا ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

قیمت: ۵ روپے

لوگ اپنے لیے کام کرتے ہیں اور آئی او ایس دوسروں کے لیے: پروفیسر امتیاز حسن

پروفیسر محمد امتیاز حسن (پیدائش: ۱۹۶۲) کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ میں کامرس ڈپارٹمنٹ کے صدر ہیں۔ ابتدا سے تعلیم وتعلم سے وابستہ ہیں۔ پٹنہ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قومی وملی مسائل پر بھی سنجیدگی کے ساتھ سوچتے رہتے ہیں۔ اسی لیے تقریباً ابتدا ہی سے آئی او ایس سے وابستہ ہیں۔ اس وقت انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کی گورننگ کونسل کے مؤقر رکن ہیں۔ گذشتہ دنوں گورننگ کونسل کی میٹنگ میں شرکت کے لیے دہلی تشریف لائے تو آئی او ایس خبرنامہ کے مدیر شاہ اجمل فاروق ندوی نے ان سے گفتگو کی۔ یہ گفتگو ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

سوال: اپنے تعلیمی سفر کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب: میں نے سب سے پہلے گاؤں کے ایک اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آگے چل کر مگدھ یونی ورسٹی سے پوسٹ گریجویشن کیا۔ اس کے بعد پٹنہ یونی ورسٹی سے "Industrial casualty" کے موضوع پر پی ایچ ڈی مکمل کی۔ پی ایچ ڈی کا یہ مقالہ متل پبلی کیشن نے شائع کیا ہے۔ اس وقت کالج آف کامرس، آرٹ اینڈ سائنس، پٹنہ میں کامرس ڈپارٹمنٹ کی صدارت کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔

سوال: آئی او ایس سے وابستگی کس طرح ہوئی؟

جواب: پروفیسر قدوس صاحب اس کا سبب بنے۔ وہ تعاون کا بڑا جذبہ رکھتے ہیں۔ ایمان داری کے ساتھ انھوں نے بہت سی اہم ذمے داریوں کو سنبھالا ہے۔ میں ۱۹۹۱ سے ان کے ساتھ آئی او ایس کے کاموں میں جڑنا شروع ہوا۔ ایک پوری ٹیم تھی جو ان کے ساتھ کام کرتی تھی۔ میں بھی پروفیسر قدوس صاحب کے معاون کے طور پر کام کرتا رہا۔

سوال: آئی او ایس کے تحت مختلف نوعیتوں کے کام انجام پاتے ہیں۔ آپ کے نزدیک ان میں سب سے اہم کام کون سا ہے؟

جواب: اصل کام بے داری کا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی سلسلے میں بے داری ہوتی ہے، لیکن Motivation نہیں ہوتا۔ بے داری کے ساتھ Motivation بہت ضروری ہے۔ میری نظر میں آئی او ایس کا یہ کام سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ آئی او ایس نے کئی سلگتے موضوعات پر ملک وقوم کو بے دار کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل زیادہ تر لوگ اپنے لیے کام کرتے ہیں، لیکن آئی او ایس دوسروں کے لیے کام کرتا ہے۔ ڈاکٹر منظور عالم صاحب کی خدمات اس سلسلے میں بہت ممتاز ہیں۔

پروفیسر محمد امتیاز حسن سے گفتگو کرتے ہوئے مدیر خبرنامہ شاہ اجمل فاروق ندوی

سوال: کیا موجودہ دور میں آپ امت کے درمیان کسی تھنک ٹینک کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمانوں کو تھنک ٹینک کی بہت ضرورت ہے۔ اس طرح کے ایک نہیں متعدد ادارے ہونے چاہئیں۔ تھنک ٹینک نچلی سطح پر لوگوں کو کام کے لیے تیار کرے گا۔ قوم کو مسائل کے تئیں بے دار کرے گا۔ ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرے گا۔ لوگوں کو غور وفکر کرنے کے مسائل دے گا۔ اس لحاظ سے تھنک ٹینک کا کام بہت اہم ہوتا ہے۔ اُس کے کاموں میں بظاہر کوئی ہنگامہ خیزی نہیں ہوتی، لیکن اس کے کاموں کی بنیاد پر لوگ بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔۔۔

(باقی صفحہ 3 پر)

ارشاد ربّانی

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تم کو ایک اکیلی جان سے پیدا کیا اور اُس سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔

(نساء:1)

چیف ایڈیٹر : ڈاکٹر محمد منظور عالم

ایڈیٹر : شاہ اجمل فاروق ندوی

سرکولیشن منیجر : سید محمد ارشد کریم

کمپوزنگ و لے آؤٹ : محمد وسیم ندوی

بدل اشتراک : 20 روپے سالانہ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز
162/ جوگابائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025
فون نمبر:26989253, 26981187 فیکس: 26981104
E-mail: ios.newdelhi@gmail.com
Website: www.iosworld.org/khabarnama.php

اداریہ

عورت اور انسانی معاشرہ

مرد اور عورت کی مثال ریل کی دو پٹریوں جیسی ہے۔ جس طرح ایک پٹری پر ریل نہیں چل سکتی، اسی طرح مرد اور عورت میں سے صرف ایک کے ذریعے معاشرے کا سفر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جس طرح ریل کی ایک پٹری کہیں سے ٹوٹ جائے یا ٹیڑھی ہو جائے تو ریل گاڑی بڑے حادثے کا شکار ہو جائے گی، اسی طرح مرد اور عورت میں سے کوئی ایک اپنی ذمے داری سے غافل ہو جائے یا کر دیا جائے تو انسانی معاشرہ تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ مرد اور عورت کی معاشرتی ذمے داریاں کس طرح طے کی جائیں؟ جواب یہ ہے کہ دونوں کی جسمانی اور فکری صلاحیتوں کے مطابق جو ذمے داریاں تفویض کی گئی ہوں، وہی ان کی اصل ذمے داریاں ہیں۔ نہ اس سے زیادہ، نہ اس سے کم۔ ہم نہیں کہتے کہ ان ذمے داریوں کا تعین بغیر سوچے سمجھے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کر لیا جائے۔ ہاں! غور و فکر اور تقابل و موازنے کی دعوت ضرور دیتے ہیں۔ اسلام سمیت دنیا کے جن مذاہب، مفکرین یا سماجی مصلحین کے ہاں مرد و عورت کی ذمے داریاں بیان کی گئی ہوں، اُن سب کو جمع کر لیا جائے اور اعلیٰ ترین علمی معیار کے مطابق سب کا تقابل کر لیا جائے۔ جس کی تفویض کردہ ذمے داریاں مرد اور عورت کی فطرت سے زیادہ میل کھاتی ہوں، اسی کو معیار یا نمونہ بنا لیا جائے۔ اس نوعیت کا تحقیقی مطالعہ آج کے معاشرے، بالخصوص آج کی عورت کی بنیادی ضرورت ہے۔ ذمے داریوں کا تعین ہو، تو ذمے داریوں کی ادائی کا مرحلہ آئے۔

عورت کی تمام تر صلاحیتوں سے فائدہ نہ اٹھا کر اس کو انتہائی تنگ دائرے میں محدود کر دینا، جتنا نقصان دہ عمل ہے، اس سے کہیں زیادہ خطرناک طرزِ عمل یہ ہے کہ عورت کی فطرت کا خیال نہ کرتے ہوئے اُسے سو فی صد مردوں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور کیا جائے۔ دنیا ان دونوں رویوں کے خطرناک نتائج دیکھ رہی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اب ان دونوں غیر فطری رویوں سے ہٹ کر پوری غیر جانب داری کے ساتھ عورتوں کی ذمے داریوں کا تعین کیا جائے اور ان ذمے داریوں کو عالمی پیمانے پر متعارف کرا کر عورت کو دوبارہ ایک حقیقی انسانی معاشرے کی تعمیر کے لیے آگے قدم بڑھانے دیا جائے۔

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے زیر اہتمام ''انسانی معاشرے کی تعمیر میں عورت کا حصہ'' کے مرکزی موضوع پر کالی کٹ میں منعقد ہونے والی دو روزہ عالمی کانفرنس کو اس سلسلے میں ایک اہم قدم کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس شمارے میں کانفرنس کی رپورٹ شامل ہے۔

اجمل فاروق

(صفحہ 1 کا بقیہ)

سوال: آپ کی نظر میں امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

جواب: دیکھیے! امت کو بے شمار مسائل درپیش ہیں۔ ان مسائل کے متعلق سب اپنی اپنی بولتے ہیں۔ کوئی کسی مسئلے کو زیادہ اہم بتاتا ہے اور کوئی کسی مسئلے کو۔ میرے خیال سے امت کا اصل مسئلہ ایمان کی کمزوری کا ہے۔ ایمان کی کمزوری اپنے ساتھ بے شمار مسائل لاتی ہے۔ اگر ہمارے اندر ایمان اپنی حقیقی شکل میں ہو تو یہ مسائل بہ آسانی ختم ہو سکتے ہیں۔ ہم اللہ پر توکل کرنا سیکھیں۔ توکل ہوگا تو ہم اپنے کام کے لیے خود تیار ہوں گے۔ ہم سوچیں گے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اب ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ وسائل کی کمی ہماری راہ نہیں روک سکے گی۔ ہم تعلیم کے لیے جدوجہد کریں گے۔ تعلیم آئے گی تو سوچ بدلے گی اور سوچ بدلنے کے بعد ہمارے مسائل حل ہوں گے۔ تعلیم کے ذریعے ہی ہمارا Motivational Level اونچا ہوگا۔ ظاہر سی بات ہے کہ یہ سب اسی وقت ہوگا جب ہم عزم وحوصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کا قصد کریں گے اور یہ عزم وحوصلہ بغیر ایمان کامل یا توکل علی اللہ کے حاصل نہیں ہوسکتا۔

سوال: کیا ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایمان اور تعلیم کے میدان میں ترقی کرنے کے بعد ہندستانی مسلمانوں کے تمام مسائل حل ہوجائیں گے؟

جواب: بالکل! میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان دونوں چیزوں سے ہمارے تمام مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ اگر ایمان کامل حاصل ہوجائے اور قوم اعلیٰ تعلیم یافتہ بن جائے تو میرے خیال سے امت کی فلاح وکامرانی کے سلسلے میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا۔ مذہبی لحاظ سے توکل علی اللہ ہماری اصل شناخت ہوگی اور دنیاوی لحاظ سے ہم تعلیم میں آگے ہوں گے۔ اس طرح کوئی دینی یا دنیوی مسئلہ ایسا نہیں ہوگا، جو حل نہ کیا جاسکتا ہو۔ سارے مسائل ان ہی دونوں چیزوں سے وابستہ ہیں۔

سوال: کیا آپ آئی او ایس کے کاموں سے مطمئن ہیں؟

جواب: جی ہاں! آئی او ایس کے کام اطمینان بخش ہیں۔ البتہ کاموں میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ آئی او ایس کے اسٹیج پر بات چیت کے ذریعے Ideas آتے ہیں۔ اُن پر گفتگو ہوتی ہے اور پھر Planning کی جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں (آئیڈیا اور پلاننگ) ہی اصل ہوتی ہیں۔ سب کام ایک آدمی نہیں کرسکتا۔ اس لیے آئی او ایس نے کاموں کا یہ مفید طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ اس طریقے سے وہ اپنے اصولوں کے مطابق کام کر رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے ان کاموں کے اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ملک کے تعلیم یافتہ طبقے میں انسٹی ٹیوٹ کے ذریعے اٹھائے گئے موضوعات اور خاص کر اس کی مطبوعات کو اہمیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم جن اہم لوگوں کو بھی اپنے یہاں مدعو کرتے ہیں، ان میں سے اکثر ہماری دعوت کو سنجیدگی سے لیتے ہیں اور متعلقہ پروگرام میں شرکت کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ شخصیات تمام مذاہب اور زندگی کے مختلف میدانوں سے وابستہ ہوتی ہیں۔ آئی او ایس کے اسٹیج پر ان سب کا استقبال ہوتا ہے اور سب سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

سوال: آپ درس وتدریس سے جڑے ہوئے ہیں، تو کیا آئی او ایس کی تعلیمی میدان کی خدمات سے آپ مطمئن ہیں؟

جواب: جی ہاں! آپ نے صحیح کہا۔ تعلیمی میدان ہی میرا اصل میدان ہے۔ خوش قسمتی سے آئی او ایس میں ہمارے ساتھ جڑے ہوئے زیادہ تر لوگ بھی یونی ورسٹیوں سے وابستہ ہیں۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے کہ مختلف ماہرین کے خیالات سامنے آتے ہیں اور پھر لوگ کام کرنے کے لیے آمادہ ہوتے ہیں۔ آئی او ایس کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ اُس نے دینی اداروں کو بھی اپنے ساتھ جوڑا۔ اس طرح یہ ادارہ علما اور یونی ورسٹیوں کے افراد کو جمع کرنے کا اہم پلیٹ فارم بن گیا۔ چنانچہ متعدد مسائل کا حل ڈھونڈا گیا، جن میں سے بہت سے مسائل کا حل بھی ملا اور اُس میں کامیابی بھی حاصل ہوئی۔

سوال: آئی او ایس کے کاموں میں طباعت کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کے نزدیک موضوعاتی لحاظ سے یہ کام مکمل ہے یا اس میں کچھ کمی ہے؟

جواب: میرے خیال سے آئی او ایس نے اکثر اہم موضوعات چھو لیے ہیں۔ البتہ اسلامیات سے وابستہ بہت سے موضوعات ابھی تشنہ ہیں۔ جیسے سماجیات اور اقتصادیات۔ ان موضوعات پر اسلامی تناظر میں کام کی ضرورت ہے۔

سوال: آئی او ایس خبر نامے کے قارئین کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: قوم کے لیے پیغام صرف یہی ہے کہ "پڑھوگے تو بڑھوگے۔" یہی نعرہ ہمارے لیے راہ عمل ہونا چاہیے۔ کیوں کہ دنیا کا اصول ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ زیادہ تعلیم یافتہ لوگ ہی حکومت کرتے ہیں۔ ان کی حکومت فکری لحاظ سے بھی ہوتی ہے، تہذیبی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور سیاسی لحاظ سے بھی ان ہی کی حکومت ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم ترقی کریں اور آگے بڑھیں تو ہمیں تعلیم کے زیور سے پوری طرح آراستہ ہونا پڑے گا۔

آئی او ایس سے وابستہ لوگوں سے میں کہنا چاہوں گا کہ ہم میں سے ہر ممبر تعلیم کو بڑھانے کی ہر طرح سے کوشش کرے۔ کوشش کسی بھی طرح کی ہوسکتی ہے۔ جسمانی کوشش، معاشی کوشش یا سماجی کوشش۔ جس کے اندر زیادہ صلاحیت ہو، وہ تینوں کوششیں ایک ساتھ کرے۔ تعلیم کے بغیر کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

□□

جنسی مساوات کے بغیر کوئی معاشرہ کامیاب نہیں ہوسکتا: حامد انصاری

''انسانی معاشرے کی تعمیر میں خواتین کا کردار'' کے موضوع پر کالی کٹ میں دو روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے زیر اہتمام ''انسانی معاشرے کی تشکیل میں خواتین کا کردار'' کے عنوان پر کالی کٹ میں ۲۳، ۲۴ ستمبر ۲۰۱۷ کو دو روزہ بین الاقوامی سمینار کا انعقاد عمل میں آیا۔

افتتاحی اجلاس

سابق نائب صدر جمہوریہ جناب محمد حامد انصاری نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ انصاف اور برابری کسی بھی معاشرہ کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ جنسی مساوات کے بغیر کوئی بھی معاشرہ کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ سماج اور سوسائٹی کی کامیابی میں خواتین کا رول سب سے اہم ہوتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں جگہ جگہ خواتین کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور انہیں ان کا حق دینے کا پابند بنایا گیا ہے۔ انہوں نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا کہ 60 فیصد خواتین اور لڑکیاں فاقہ کشی کا شکار ہیں، 70 فیصد سے زائد خواتین کو ساؤتھ ایشیا میں مسائل کا سامنا ہے۔ ساؤتھ ایشیا میں 70 فیصد خواتین کاشت کاری کا کام کرتی ہیں جب کہ اسی طرح کا کام 60 فیصد سے زائد خواتین افریقہ میں کرتی ہیں، فیصلہ لینے کے اختیارات اور لیڈر شپ کے حوالے سے خواتین کو محرومی کا سامنا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سماج کی کامیابی کے لیے خواتین کا بااختیار ہونا اور جنسی مساوات کا پایا جانا ضروری ہے۔ مسلم سماج کو کامیاب بنانے اور بہتر معاشرہ کی تشکیل دینے کے لیے ہم سب کو مل کر جدو جہد کرنی ہوگی۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی اس قوم کی حالت نہیں بدلتا ہے جو قوم خود کو نہیں بدلتی ہے۔

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے چیرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اپنے صدارتی خطاب میں نیشنل ویمن فرنٹ، کالی کٹ کی عوام اور دیگر سبھی سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں ہماری ماں سے بہتر اور مقدس ہمارے لئے کوئی اور چیز نہیں ہے، ان کے حقوق کا تحفظ ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر کوئی ہماری ماں ہے تو یقینی طور پر وہ کسی کی اہلیہ ہے، جس کا مطلب ہے اہلیہ کے حقوق کا بھی تحفظ ضروری ہے، اسی طرح وہ کسی کی بہن اور کسی کی دادی یا نانی ہے اور اس طرح ہم پر ان کی خدمت اور ان کا احترام لازم ہے۔ معاشرہ کو بہتر بنانے کے لیے خواتین کا تعلیم یافتہ ہونا بے حد ضروری ہے۔ اسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ خواتین معاشرے کو بہتر بنانے میں اپنا کلیدی رول ادا کریں اور اس کے لیے ہمیں خواتین کو بااختیار بنانا ہوگا۔ گذشتہ سالوں میں آئی او ایس نے ایمپاورمینٹ پر سات کتابیں شائع کی ہیں، جن میں ایک کتاب مسلم وویمن ایمپاورمینٹ بھی شامل ہے اور اسی کڑی کا ایک اہم حصہ کالی کٹ میں میں منعقد ہونے والا یہ دو روزہ انٹرنیشنل سمینار ہے۔ اس موقع پر محمد حامد انصاری کے ہاتھوں آئی او ایس کی کتاب ایمپاورنگ وویمن اسٹریٹیجز اینڈ پیراڈائمس کا اجراء بھی عمل میں آیا۔

سمینار کے کوآرڈینیٹر پروفیسر پی کویا نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں آئی او ایس، تمام مہانان کرام اور دیگر سبھی سامعین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم سب کے وجود میں خواتین کا دخل ہے، انہیں ان کا صحیح مقام دینا اور سر آنکھوں پر بٹھانا ہماری ذمہ داری ہے، ہمیں امید ہے کہ ہمارا یہ پروگرام کامیاب رہے گا۔ نیشنل ویمن فرنٹ کی صدر اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی رکن محترمہ اے ایس زینب نے آئی او ایس، تمام خواتین، حاضرین اور سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش تھی کہ خواتین کے حقوق پر ہم ایک اہم سمینار کا انعقاد کرائیں جس کی تکمیل آئی او ایس کے ذریعہ ہوئی اور آج ہم اپنی سرزمین پر خواتین کے کردار پر گفتگو کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانا اور انہیں سماج میں قابل فخر مقام سے ہم کنار کرنا ہمارا ایجنڈا ہے۔

پروفیسر افضل وانی پروفیسر آئی پی یونیورسیٹی دہلی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مرد و خواتین دونوں کا تذکرہ کیا ہے، اسلام نے جو بات بہت پہلے کہ دی تھی دنیا آج اسی کا تجربہ کررہی ہے کہ انسانی معاشرہ کی تشکیل میں خواتین کا کردار سب سے اہم ہے۔ پہلے سوال کیا جاتا تھا کہ کیا خواتین صدر ہوں گی؟ لیکن آج ہم سوال کر رہے ہیں کہ خواتین صدر کیوں نہیں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے بعد خواتین کو مکمل حقوق مل سکتے ہیں۔

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں (دائیں سے بائیں) محترمہ سلمہ، پروفیسر اشتیاق دانش، جناب محمد حامد انصاری، ڈاکٹر محمد منظور عالم، پروفیسر پی کویا اور پروفیسر افضل وانی

پروفیسر اشتیاق دانش فائنانس سکریٹری آئی او ایس نے اپنے خطاب میں کہا کہ خواتین پر گفتگو کرنے کے لیے ہمارے سامنے حضرات صحابیات وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تاریخ رہنی چاہیے، متعدد صحابیات نے کلیدی رول ادا کیا ہے، احادیث پاک کی بڑی تعداد حضرات صحابیات سے روایت کی گئی ہیں۔ اسلام میں خواتین کو بہت اہمیت حاصل ہے اور اسلامی نقطۂ نظر سے خواتین کو حقوق دینے کی ضرورت ہے۔ جناب ای ابوبکر چیرمین پاپولر فرنٹ آف انڈیا نے اپنے خطاب میں کہا کہ خواتین کو مکمل حقوق دینا اور پاورفل بنانا ہم سب کے لیے ضروری ہے، خواتین پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اس کی تکمیل اسی وقت ہوسکتی ہے جب انہیں مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔ ہمیں اپنی سرزمین پر آپ تمام مہمانوں کو خیر مقدم کرتے ہوئے بے حد خوشی ہورہی ہے۔

ناول نگار محترمہ سلمی نے کہا کہ خواتین بہت پس ماندہ ہیں، انہیں مختلف سطح پر مسائل کا سامنا ہے، سچر کمیٹی کی رپوٹ بھی کہتی ہے کہ ہندوستان کی مسلم خواتین بہت پس ماندہ ہیں، انہوں نے اس موقعے پر مسلم خواتین سے اپیل کی کہ انہیں روزگار اور سیاست وابستگی اختیار کرنی چاہیے۔ اس موقع پر اے ایس زینب، ای ابوبکر اور محترمہ سلمی کو آئی او ایس کی جانب سے مومینٹو بھی پیش کیا گیا جب کہ آئی او ایس کے چیرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے مہمان خصوصی اور سابق نائب صدر جمہوریہ جناب محمد حامد انصاری کی خدمت میں مومینٹو پیش کیا۔ قبل ازیں محترمہ سجن شیرین کی تلاوت قرآن کریم پر سمینار کی شروعات ہوئی جب کہ کوچن یونیورسیٹی کی طالبہ محترمہ ذکیہ نے بحسن وخوبی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ اخیر میں اے اے وہاب صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج ہم اپنی قسمت پر نازاں ہیں کہ ہمیں آپ کا استقبال کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ کانفرنس کل 9 نشستوں پر مشتمل تھی۔

پہلا تکنیکی اجلاس

اس کا عنوان تھا ''زمانہ نبوت میں خواتین کی حیثیت۔'' اس اجلاس میں محترمہ شرمین اسلام (اسسٹنٹ پروفیسر ایسٹرن یونیورسیٹی ڈھاکہ بنگلہ دیش)، ڈاکٹر نجم السحر (شعبۂ اسلامیات جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی)، محترمہ ذیشان سارہ (شعبۂ اسلامیات مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسیٹی حیدر آباد) اور محترمہ وحید جاسمین نے مختلف ذیلی موضوعات پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر محسن عثمانی نے اس اجلاس کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

سمینار کے افتتاحی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے سابق نائب صدر جمہوریہ جناب محمد حامد انصاری

دوسرا تکنیکی اجلاس

23 ستمبر کو منعقد ہونے والے دوسرے اجلاس کا عنوان تھا ''انتخابی سیاست میں خواتین کی حصہ داری۔'' اس اجلاس میں پروفیسر عرشی خان (شعبۂ سیاسیات علی گڑھ مسلم یونیورسیٹی)، شیخ نظام الدین (رکن جنرل اسمبلی آئی او ایس)، جناب تینوج جون نے مختلف موضوعات پر اپنا مقالہ پیش کیا، جب کہ محترمہ صالحہ الپٹی نے صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

تیسرا تکنیکی اجلاس

اسی دن منعقد ہونے والے تیسرے تکنیکی اجلاس کا عنوان تھا ''اقتصادی ترقی میں مسلم خواتین کا کردار۔'' اس سیشن میں ڈاکٹر ملک بی مسٹری (اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ معاشیات پونا کالج آف آرٹس سائنس اینڈ کامرس پونا)، پروفیسر حسینہ حاشیہ (پروفیسر برائے شعبۂ جغرافیہ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی)، محترمہ فدا لبنا نا اے اور محترمہ شاہین نے متعدد ذیلی عناوین پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ جب کہ محترمہ جمیلہ پی کے نے اس سیشن کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

چوتھا تکنیکی اجلاس

24 ستمبر کو ہوٹل اسپین میں منعقدہ چوتھے تکنیکی اجلاس کا عنوان تھا ''میڈیا میں خواتین کا کردار۔'' اس اجلاس میں محترمہ سید النساء سید (بانیہ افریکن وویمن فیتھ آف نیٹ ورک ڈربن)، محترمہ ہبا نیچہ، محترمہ مصباح رشیدی (ریسرچ اسکالر شعبۂ سیاسیات جواہر لال نہرو یونیورسیٹی دہلی)، محترمہ امیکا پی نے متعدد ذیلی عناوین پر اپنا مقالہ پیش کیا، جب کہ ایڈووکیٹ شبانا زیاد اینار کلم نے اس اجلاس کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

پانچواں تکنیکی اجلاس

پانچویں اجلاس کا عنوان ''تعلیم، مذہب اور سیکولرزم'' تھا۔ اس اجلاس میں پروفیسر مظفر عالم (شعبۂ عرب اسٹڈیز ای ایف ایل یونیورسیٹی حیدرآباد)، محترمہ ناز خیر، دہلی، ڈاکٹر محمد شبیب، کیرالا، ڈاکٹر عائشہ شہناز فاطمہ، نئی دہلی، محترمہ روشن جبین، کیرالا اور محترمہ جسینہ کے، کیرالا نے اپنا مقالہ پیش کیا، جب کہ ڈاکٹر کے ایم محمد نے اس اجلاس کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

چھٹا تکنیکی اجلاس

چھٹے تکنیکی اجلاس کا عنوان تھا ''مسلم ممالک میں خواتین کا مقام۔'' اس اجلاس میں خواجہ عبدالمنتقم (سابق ڈائریکٹر لجس لیٹیو کونسل حکومت ہند)، پروفیسر محسن عثمانی (سابق پروفیسر شعبہ عربی ای ایف ایل یونیورسیٹی حیدرآباد)، ڈاکٹر نسیمہ حسن (ریسرچ اسکالر بی آئی آئی ٹی بنگلہ دیش)، ڈاکٹر عظمیٰ ناہید (صدر آئی آئی ڈبلیو اے ممبئی)، محمد انصار اور ڈاکٹر فیضان قادر نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ اس اجلاس کی صدارت پروفیسر اشتیاق دانش فائنانس سکریٹری آئی او ایس نے کی۔

ساتواں تکنیکی اجلاس

ساتویں اجلاس کا عنوان تھا ''مسلم دنیا میں قانون سے وابستہ خواتین۔'' اس اجلاس میں ڈاکٹر شرمین اسلام (اسسٹنٹ پروفیسر ایسٹر یونیورسیٹی ڈھاکہ بنگلہ دیش)، جناب محمد ارشاد، ایڈوکیٹ احمد فیاض سی، محترمہ جاسمین بشیر، محترمہ صدف فاطمہ، علی گڑھ نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر افضل وانی نے اس اجلاس کی صدارت کا فریضہ انجام دیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی سیشن میں افریقہ سے تشریف لائیں ڈاکٹر سید النساء سیدہ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے افریقہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہاں زندگی کے تمام شعبہ ہائے حیات میں خواتین کو 50 فیصد نمائندگی حاصل ہے۔ سرکاری ملازمت اور سیاست میں بھی خواتین کی نمائندگی برابر کی ہے۔ آئی او ایس کے چیرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے تمام شرکاء، مہمانان کرام نیشنل ویمن فرنٹ کی ٹیم کا بہترین انتظام اور مثالی میزبانی کے لیے شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ سمینار میں پیش کیے گئے تمام مقالات انتہائی اہم ہیں جنھیں کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا۔ اس کانفرنس کی خاص بات یہ رہی کہ سابق نائب صدر جمہوریہ جناب حامد انصاری نے بھی شرکت کی اور افتتاحی سیشن میں شروع سے اخیر تک موجود رہے۔ ہم خیرامت ہیں اور قرآن وحدیث میں جگہ جگہ خواتین کے بیان کیے گئے ہیں۔ اسلام واحد مذہب ہے جس نے خواتین کو سماج میں باوقار مقام عطا کیا ہے، ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا شروع کردیں گے تو خواتین کے مسائل خود بخود حل ہوجائیں گے۔

پروگرام کے کوآرڈینیٹر پروفیسر پی کویا اور اے اے وہاب نے بھی اس اہم سمینار کے انعقاد کے لیے آئی او ایس کا شکریہ ادا کیا اور اسے مثالی پروگرام کہا۔ علاوہ ازیں اختتامی سیشن میں اے ایل ولایت اللہ، این پی چیک، اے سچیون، کے ایم وہاب، ساجن شیرین، پروفیسر شرمین اسلام ڈھاکہ اور پروفیسر نسیمہ سحر نے خطاب کیا اور کانفرنس کو اہم قرار دیتے ہوئے آئی او ایس کی خدمات کو سراہا۔

سامعین کا منظر

کانفرنس کے اختتام پر 8 نکاتی قرارداد بھی پاس کی گئی جس میں شرکاء کے اتفاق رائے سے کہا گیا کہ مختلف شعبوں میں خواتین کی خدمات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اکثریت ایسی خواتین کی ہیں جنھیں مختلف سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے، لہٰذا یہ دو روزہ کانفرنس سبھی لوگوں سے یہ امید کرتی ہے کہ وہ خواتین کے ساتھ تعاون کریں تاکہ وہ منصفانہ اور خوش حال زندگی گزار سکیں اور ایک ایسا سماج تشکیل پائے جس میں سچائی اور انصاف ومساوات کی بالادستی ہو۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلم خواتین کو تعلیم کے ذرائع فراہم کیے جائیں جن میں مردوں اور عورتوں کے ساتھ ناانصافی کو ختم کیا جاسکے جو کئی دہائیوں سے مسلم سماج میں داخل ہے۔ قرارداد میں یہ بھی کہا کہ اسلام میں خواتین کو سب سے زیادہ حقوق دیے گئے ہیں کہ لیکن عملی طور پر اس کا مظاہرہ نہیں ہورہا ہے، اس لیے مسلم سماج اس جانب توجہ دے اور خواتین کو مکمل حقوق فراہم کرے۔

قرارداد میں بین الاقوامی اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ 1995 میں ہوئے بیجنگ اعلامیہ، 1952 میں ریو اعلامیہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 1325 میں کیے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنائے جس کے تحت خواتین کی تعلیم، ان کے ماحول کی حفاظت، عوامی صحت، ان کی زندگی بہتری اور امن کا فروغ شامل ہے۔ قرارد میں یہ بھی کہا گیا کہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر مسلم خواتین کی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے ایسی پالیسی بنائی جائے جس سے ان کے حق میں ماحول سازگار ہوسکے۔ قرارداد میں آئی او ایس نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ مسلم خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے کالی کٹ میں حضرت عائشہ لائبریری اور جینڈر اسٹڈیز سینٹر قائم کیا جائے گا تاکہ جس مقصد کے لیے یہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی ہے اس کی تکمیل ہوسکے۔ □□

طلاق ثلاثہ کے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے پر محفل مباحثہ کا انعقاد

گزشتہ دنوں طلاق ثلاثہ پر سپریم کورٹ کے فیصلہ کے سلسلے میں ۹ ستمبر کو انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے زیر اہتمام ایک مباحثہ کا انعقاد کیا گیا، اس مباحثہ میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سینئر وکلاء، متعدد یونیورسٹیز کے پروفیسران، اسلامی اسکالرس اور دانشوران نے شرکت اور تقریباً شرکاء کی اکثریت نے یہ کہا کہ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ چور دروازے سے اسلام میں مداخلت کوشش ہے اور یکساں سول کوڈ لانے کی راہ ہموار کرنا ہے۔ محفل مباحثہ کے صدر پروفیسر افضل وانی نے کہا کہ اس مباحثہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد مسلمان کیا چاہتے ہیں؟ اس فیصلہ کو قبول کرنا چاہتے ہیں یا اس کو مسترد کرنا چاہتے ہیں؟ اس پر ایک مباحثہ کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مباحثہ آج اس لئے یہاں رکھا گیا ہے کہ کل 10 ستمبر کو بھوپال میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی میٹنگ ہو رہی ہے جس میں سپریم کورٹ کے فیصلہ پر لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ ایسے میں یہ مباحثہ بورڈ کی لیے کوئی فیصلہ لینے میں معاون ثابت ہوگا۔ اس مباحثہ میں جو بات سامنے آئے گی اس کو بورڈ کے ذمہ داران تک پہنچایا جائے گا تاکہ وہ میٹنگ میں اس کو بھی سامنے رکھیں۔

انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ جب کسی کو کسی پر اپنا نظام تھوپنا ہوتا ہے تو پہلے اس کو اس کے اپنے نظام کے تئیں بدظن کیا جاتا ہے اور یہ ذہن نشیں کرایا جاتا ہے کہ تمہارا نظام اب قابل عمل نہیں رہ سکا ہے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں یہی ہو رہا ہے، مسلمانوں کو یہ ذہن نشیں کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ اسلام کا نظام اب فرسودہ ہو چکا ہے، اسے بدلنے کی ضرورت ہے اور تین طلاق پر آئے سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے۔

سینئر ایڈوکیٹ محمود پراچہ نے کہا کہ مسلمانوں اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کو عدلیہ میں نظر ثانی کے لیے جانا چاہیے، سپریم کورٹ کا فیصلہ مسلمانوں کے منہ پر تھپڑ ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ تمہاری شریعت کا فیصلہ اب ہم کریں گے، یہ واضح طور مسلم پرسنل لاء میں مداخلت ہے اور مکمل طور پر سیاسی فیصلہ ہے، سپریم کورٹ کے کسی بھی جج کا فیصلہ اس لائق نہیں ہے کہ اس کا استقبال کیا جائے، انہوں نے کہا کہ اگر آج نے ہم نے یہ فیصلہ قبول کرلیا تو کل ہو کر ایک اور دوسرا فیصلہ آجائے گا کیوں کہ یہ سمجھ لیں گے مسلمانوں نے ہتھیار ڈال دیا ہے اور پھر ہندوستان کو اندلس بننے میں وقت نہیں لگے گا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے

محفل مباحثہ کا ایک منظر

پروفیسر عرشی خان نے محمود پراچہ کی باتوں سے اتفاق کیا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جنرل سکریٹری مولانا اصغر امام مہدی سلفی نے کہا کہ یہ مسلم پرسنل لاء میں مداخلت ہے اور یکساں سول کوڈ لانے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ اس فیصلے سے اہل حدیث مسلک کے لوگوں کو ہرگز خوش نہیں ہونا چاہیے۔ معروف ایڈوکیٹ مشتاق احمد نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ مکمل طور پر سیاسی ہے، تاہم مسلمانوں کو نظر ثانی کی اپیل نہیں کرنی چاہیے اور زمینی سطح پر جا کر یہ بتانا چاہیے کہ اب سپریم کورٹ کا فیصلہ آگیا ہے اس لئے ہم طلاق بدعت دینے سے رکیں۔

پروفیسر شکیل صمدانی، پروفیسر وسیم احمد اور ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد نے بھی اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو نظر ثانی کی اپیل نہیں کرنی چاہیے، پروفیسر صمدانی نے یہ بھی کہا کہ بورڈ طلاق بدعت دینے والوں کے لیے سزا تجویز کرے۔

مولانا عبدالحمید نعمانی نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کو چاہئے کہ عدلیہ اور حکومت سے تین طلاق دینے والوں کے سلسلے میں قانون بنانے اور سزا تجویز کرنے کا مطالبہ کرے اور مسودہ خود مسلمان تیار کریں۔ جب تمام جرائم کے وقوع کو تسلیم کیا جاتا ہے تو پھر طلاق ثلاثہ کے حرام ہونے کے باوجود اس کے وقوع کو تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا ہے؟ ان کے علاوہ پروفیسر حسینہ حاشیہ، مولانا محمد یعقوب، مولانا ظفر الدین برکاتی، مولانا اشرف الکوثر، شمس تبریز قاسمی وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ □□

IOS کلینڈر 2018 کی جھلکیاں

آئی او ایس ہر نئے سال کے آغاز پر گزشتہ 26 سالوں سے نہایت خوشنما، دل کش اور معلوماتی چہار ورقی کلینڈر شائع کرتا رہا ہے۔ امسال بھی روایت کے مطابق چار صفحات پر درج ذیل معلومات دی گئی ہیں:

- پہلے صفحہ پر مساجد: تاریخ کے آئینے میں (آغاز ۲۰۱۱ء) ہندستان کی تین قدیم ترین مساجد
- دوسرے صفحہ پر ہندستان: اعلیٰ تعلیم میں مختلف سماجی طبقوں کے درمیان اساتذہ کا فیصد (۲۰۱۴-۲۰۱۵)
- تیسرے صفحہ پر دنیا: خوش حالی کا اشاریہ (۲۰۱۳-۱۵ اور ۲۰۱۷)
- چوتھے صفحہ پر دنیا: دائرۂ کار کے مطابق بینکوں کے مجموعی سرمائے میں اسلامک بینک کاری کا حصہ ۲۰۱۶

قیمت: -/Rs.25

ملنے کا پتہ:
قاضی پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
B-35، ایل جی ایف، نظام الدین ویسٹ،
نئی دہلی۔ 110013 فون: 24352732
E-mail:qazipublishers@yahoo.com,
info@qazipublishers.com

آئی او ایس کا سفر منزل بہ منزل

’’عورت کے ملکیتی حقوق: موجودہ قوانین اور ہندستان میں عملی صورت حال کا تقابلی جائزہ‘‘ کے موضوع پر 20 ,19 نومبر 1994 کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے دو روزہ سمینار میں
(دائیں سے بائیں) پروفیسر سنگھا سین سنگھ، ڈاکٹر محمد منظور عالم، بیگم عابدہ احمد اور پروفیسر اے ایل ناگر

’’اسلام کا معاشرتی نظام: نظریات و خصوصیات‘‘ کے موضوع پر 30,31 اکتوبر 1993 کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے دو روزہ سمینار میں
(دائیں سے بائیں) پروفیسر ضیاء الدین احمد، جناب عبدالرشید اگوان، پروفیسر سنگھا سین سنگھ اور ڈاکٹر محمد مصطفےٰ صدیقی

PRINTED MATTER

FROM

IOS KHABARNAMA
162, JOGABAI MAIN ROAD,
JAMIA NAGAR,
NEW DELHI-110025

Published from Institute of Objective Studies, 162 Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delh- 110025
printed at Bharat Offset, 2035, Qasimjan Street, Delhi- 110006